اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۲۹	۱۸ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش	۱۹ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ	۱۸ جنوری ۱۹۴۱ء	نمبر ۱۴

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں میں سستی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

برادران جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اس سال تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں میں جہاں شروع میں نہایت چستی سے جماعتوں نے کام کیا تھا۔ وہاں جلسہ کے بعد تمام سالوں سے زیادہ سستی ہوئی ہے۔ سینکڑوں افراد اور جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہونچے۔

مَیں یہ تو نہیں مان سکتا۔ کہ جماعت کے مخلصین تھک گئے ہیں۔ ہاں شاید جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے دوستوں کو فرصت نہ ملی ہو۔ اس لئے مَیں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اب وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے اس لئے بقیہ دوست اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کریں۔

مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے جس راستے پر آپ چھ سال تک چلے ہیں۔ اب چار سال باقی کے لئے اس میں کوتاہی کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ تمام جماعتوں کے کارکنوں کو اس اعلان کے بعد نئے جوش کے ساتھ چندوں کی فہرستیں تیار کرنے میں یا نامکمل فہرستوں کے مکمل کرنے میں لگ جانا چاہیئے جزاھم اللہ خیرا۔ اس کے علاوہ سال گزشتہ اور سالہائے ماسبق کے چندوں کے جلد از جلد وصول کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کیجائے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ اصلح ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کھانسی اور بخار کی وجہ سے علیل ہے۔ اس وقت درجہ حرارت ۹۹ر۵ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو دردشکم کی تکلیف ہے۔ نیز حرم ثانی کی طبیعت بھی ناساز ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

بعد نماز عشاء مسجد دار الفضل میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے خلافت ثانیہ کی حقانیت اور برکات پر نہائت لطیف تقریر کی۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) مستری گوہردین صاحب قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں ہیں چند یوم سے بعارضہ فالج بیمار ہیں (۲) اہلیہ صاحبہ منشی سلطان احمد صاحب مدرس مدرسہ پیرخانہ ضلع گجرات بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا سے صحت حاصل ہوئی

کچھ عرصہ ہوا میرا خالہ زاد بھائی جمیل احمد سخت بیمار ہو گیا ڈاکٹری علاج کرایا گیا۔ لیکن آخر ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ اس پر ان کے والد منشی خیرالدین صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بڑی رقت سے دعا کے لئے لکھا۔ اور یہ بھی عرض کر دیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے۔ حضور نے التجا قبول کر کے دعا فرمائی جس کا معجزانہ اثر ہوا۔ اور مریض کو صحت حاصل ہو گئی فالحمدللہ محمد احمد قمر سنوری

تحصیل شکرگڑھ کے احمدی ملازمین

تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور کے احمدی دوست جو باہر ملازم ہوں۔ یا کوئی اور کام کرتے ہوں۔ مجھے اپنے مفصل پتہ سے مطلع فرمائیں۔ اس تحصیل میں تبلیغی پروگرام تیار کرنے کے لئے ان سے مشورہ کی ضرورت ہے۔ خاکسار سید محمد لطیف محلہ دارالرحمت قادیان

اعلانات نکاح

۳ ماہ صلح مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری نے (۱) برادرم غلام حسین صاحب ولد چودھری عظیم بخش صاحب مرحوم ساکن دنجوال ضلع گورداسپور کا نکاح عوض دوصد روپیہ مہر بشریٰ بیگم بنت چودھری فضل الدین صاحب ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور کے ساتھ اور (۲) برادرم نور محمد صاحب ولد چودھری غلام محمد صاحب دھنی دیو چک ۳۳۲ نہر جھنگ۔ برانچ کا نکاح بعوض دوصد روپیہ مہر رشیدہ بیگم المعروف غلام بی بی بنت چودھری اللہ بخش صاحب ساکن دنجوال ضلع گورداسپور کے ساتھ پڑھا احباب دعا فرمائیں۔ کہ ہر دو نکاح جملہ متعلقین کے لئے خدا تعالےٰ موجب برکات بنائے۔ آمین۔ خاکسار محمد طفیل از دنجوال

دعائے مغفرت

(۱) جناب حکیم عبدالصمد صاحب انچولی ضلع میرٹھ کا بڑا لڑکا عبدالاحد صرف چھ روز بعارضہ بخار بیمار رہنے کے بعد بعمر ۲۷ سال مظفرنگر میں وفات پا گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم نہائت نیک متقی اور مستعد نوجوان تھا۔ اور تبلیغ کا بے حد شوق رکھتا تھا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (۲) میری خوشدامن ۱۳ جنوری فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون چونکہ کوئی جماعت نہ ہونے کے باعث ان کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ احباب جنازہ غائبانہ پڑھیں اور دعائیں مغفرت کریں۔ خاکسار رکن الدین ہیڈ ماسٹر مٹھا خیل

نغمۂ ایمان افروز

جو بندگانِ خدا پر زباں دراز کرے ہلاک جلد اسے میرا دلنواز کرے

یہ کہہ دو بلعمِ باعور سے کہ او مدحور مقابلے میں تو حق عمر حق دراز کرے

جو آستانۂ حق پر گرے بہ عجز و نیاز خدا جہاں میں ضرور اسکو سرفراز کرے

نہ دربدر پھرو اللہ پہ بھروسہ کرو کہ اپنے بندوں کے کام آپ کارساز کرے

جو معرکہ حق و باطل میں ہو تو دیکھو گے عجب طرح سے۔ وہ دونوں میں امتیاز کرے

اگر کبیرہ گناہوں سے چاہے تو بچنا تو لازمی ہے صغیروں سے احتراز کرے

جو چاہتا ہے کہ محمودِ خلق سے ہو قریب مطیع ہونے میں پیدا خوئے ایاز کرے

کٹا دے سر رہِ مولےٰ میں عاشق جاں باز ہمیشہ یونہی ادا شوق کی نماز کرے

وہ اپنے بندوں سے کرتا رہا کلام مدام خدا تو ایسا نہیں ہے کہ احتراز کرے

بڑوں کو چھوٹا تو چھوٹوں کو وہ بڑا کر دے جو چاہے میرا خداوند بے نیاز کرے

وہ ایک ذرے میں صد نور آفتاب بھرے تجلی اپنی جو حسنِ کرشمہ ساز کرے

نواحِ قبلہ پہ حملہ تباہ کر دے گا اطالیہ پہ کوئی آشکار راز کرے

حریمِ قدس ہے محفوظ تا ابد سن لو عدو نہ اس کے حوالی میں ترکتاز کرے

وہ قادیاں میں کم از کم ضرور آ کے رہے جو مستطیع نہ قصدِ رہِ حجاز کرے

بصد خلوص یہ اکمل کے دل میں جوش اٹھے

کہ روز نغمۂ ایماں فروز ساز کرے

”الفضل“ کی توسیع اشاعت کے متعلق احباب کا فرض

”الفضل“ مالی لحاظ سے اس وقت جن مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ ان کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اجلاس سالانہ کے موقعہ پر فرما چکے ہیں۔ حضور نے احباب کو الفضل کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس خطرہ کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اگر احباب نے الفضل کی خریداری کی طرف خاص طور پر توجہ نہ کی تو اس کا روزانہ شائع ہونا محال ہو گا۔ ان حالات میں احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ آگے بڑھایا ہوا قدم پیچھے ہٹانا پڑے۔ ہر دوست کم از کم ایک نیا خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ خاکسار منیجر

مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چونکہ مجلس کا سال اب ختم ہو رہا ہے۔ اور دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۴۳ کی رو سے میرا فرض ہے۔ کہ میں جملہ مجالس سے سالانہ بجٹ کی تشخیص کراؤں۔ اس لئے معروض ہوں۔ کہ تمام قائدین اپنی اپنی مجالس کا سالانہ بجٹ ۲۵ صلح ۱۳۲۰ ہش تک ارسال کر دیں۔ نیز جن جن مجالس نے اپنے پچھلے سال کا بجٹ پورا نہیں کیا۔ وہ بھی از راہ کرم اپنا بجٹ پورا کریں۔ ورنہ ان کے نام نادہندگی میں شمار کر کے صدر محترم کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ مرزا منور احمد مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آخری فیصلہ کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کے بعض اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوئے کسر صلیب اور احمدیت کی کامیابی

از جناب چودھری شیخ محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض

میرا ایک مضمون گزشتہ سال "الفضل" میں شائع ہوا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے جواب میں تمام دلائل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے لکھا ہے:۔

"چودھری صاحب نے اپنے تازہ مضمون میں بڑے فخر سے لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی دُعا کے بعد جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ پس ہمارے حق پر ہونے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے باطل پر ہونے کا یہی ثبوت کافی ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ متکلمین کے اس گروہ کا کیا نام رکھیں۔ چودھری صاحب سُنئے۔ آپ کی اس دلیل پر نقض اجمالی یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے جس زمانہ میں عیسائی مذہب کی بیخ کنی کا دعوٰے کیا تھا۔ ان دنوں ہندوستان میں عیسائیوں کا شمار آپ نے براہین احمدیہ میں پانچ لاکھ لکھا تھا۔ مگر آج ہندوستان کے مسیحیوں کا شمار اٹھاسٹھ لاکھ انیس ہزار آٹھ سو اُنتیس ہے۔ یہ شمار مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا ہے جس کا اوسط اضافہ ہر ماہ میں پندرہ ہزار لکھا ہے۔" (اہلحدیث ۱۵۔ اپریل ۱۹۴۰ء)

عیسائیت پر احمدیت کا غلبہ

مولوی صاحب! جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوٰے کیا تھا۔ اس وقت ہمارا کوئی مشن عیسائی ممالک میں نہ تھا۔ لیکن اب خدا تعالےٰ کے فضل سے عیسائی ممالک میں ہمارے کئی مشن کام کر رہے ہیں۔ اور سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ پھر قابل غور بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوٰے دُنیا کو تلوار سے فتح کرنے کا نہ تھا۔ بلکہ دلائل۔ اور روحانیت کے ذریعہ مذاہب عالم پر غلبہ حاصل کرنے کا تھا۔ جو آج ہر شخص کو نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت روس اور جرمنی دونوں عیسائیت سے بیزار ہیں۔ روسی عیسائیوں میں سے بیس کروڑ لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر دہریت اختیار کر چکے ہیں۔ اور جرمنوں نے عیسائیت کی بجائے ایک نیا مذہب نکالا ہے۔ اور صلیب کی بجائے اپنے جھنڈے کا نشان انہوں نے سواسٹیکا قرار دیا ہے۔ جو آرین تہذیب و تمدن کا نشان ہے۔ سنسکرت میں اس لفظ کے معنے اچھی آب و ہوا کے ہیں۔ اور یہی نشان ہندوستان میں ہندوؤں کے مذہبی تہواروں اور تقریبوں پر استعمال ہوتا ہے۔ پھر جرمنوں نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے یہودی نسل کی دُشمنی کا بھی اعلان کر دیا جس میں ایک رنگ میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ اسی طرح انگلش چرچ کے بشپوں نے اعلان کیا۔ کہ مسیح کی ابنیت مسیح کے لئے محض استعارہ کے رنگ میں ہے۔ علاوہ ازیں جنگِ عظیم نے مسیحی اقوام کی مالی اور سیاسی طاقت کو کمزور کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ جو فارن مشن عیسائیوں کے تھے۔ وُہ کثرت سے ٹوٹ گئے ہیں۔ اور اب عیسائیت کا وُہ زور ہندوستان میں نہیں رہا۔ جو پہلے تھا۔ مگر مولوی صاحب پر صلیب کی سطوت کا بھوت ایسا سوار ہے۔ کہ اترنے میں نہیں آتا۔ اور وُہ یہی کہے چلے جاتے ہیں کہ صلیب اور صلیب پرستوں کی طاقت میں کوئی ضعف نہیں آیا۔

چوہڑوں۔ چماروں کے عیسائی ہونے کی حقیقت

رہی یہ بات کہ ہندوستان میں چند لاکھ لوگ جن میں اکثر چوہڑے۔ چمار ہیں عیسائی ہوگئے ہیں۔ ان کی حقیقت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ روس اور جرمن کی ترکِ عیسائیت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ ہمارے علاقہ کے جو چمار اور چوہڑے عیسائی ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ وُہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ صلیب تو ٹوٹ چکی ہے۔ ہاں اگر بعض لوگ باوجود توحید کے قائل ہونے کے اپنے آپ کو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے رہیں۔ تو اس سے کسرِ صلیب کے دعوے پر کوئی زد نہیں پڑ سکتی۔

مسلمانوں کی تحریک خلافت کی ناکامی

میں نے اپنے پچھلے مضمون میں تفصیلاً لکھا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کا ایسی نیم سیاسی یا نیم مذہبی تحریکات سے مقابلہ کرنا جو آندھی کی طرح اُٹھتی۔ اور بگولے کی طرح غائب ہو جاتی ہیں۔ درست نہیں اس رنگ میں یا تو مولوی صاحب پبلک کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ یا خود ان کی عقل ایسی کھو گئی ہے۔ کہ اس کا فرق انہیں نظر نہیں آتا۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا۔ کہ مسلمانوں میں ایک تحریک بنام تحریکِ خلافت جاری ہوئی اور انہوں نے گاندھی جی سے اتحاد بھی قائم کر لیا۔ لیکن زمانہ نے ایسا پلٹا کھایا۔ کہ خود ترکوں نے خلافت سے انکار کر دیا اور تحریکِ خلافت کے زعیم مولانا محمد علی صاحب اور مولانا شوکت علی صاحب کانگرس کے اتحاد سے توبہ کر کے فوت ہوگئے۔ اس تحریک سے جس قدر مسلمانوں کو نقصان پہونچا اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک بابرکت تھی۔ اس وقت کے بڑے بڑے علماء کے بچھائے ہوئے کانٹے مسلمان اس وقت تک نکال رہے ہیں۔ اس تحریک کی بدولت موپلہ قوم کی قوم کو جلا وطن کر کے کالے پانی بھیجا گیا۔ ان کی جائیدادیں اور املاک جو تباہ ہوئے۔ وہ اس کے سوا ہیں۔

تحریک ہجرت کی ناکامی

اس کے بعد آپ لوگوں نے تحریک ہجرت جاری کی۔ اور اس کو کامیاب کرنے کے لئے بڑے بڑے جھنڈے بلند کئے۔ اور گروہ در گروہ لوگوں کو لے کر افغانستان میں گھسنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ کے ہم مذہب امیر نے کہا۔ کہ ان لوگوں کے لئے ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں۔ ہزارہا لوگ بے خانماں ہوگئے۔ جائدادیں اور گھر کوڑیوں کے مول بک گئے۔ سینکڑوں لوگ بغیر کسی جرم کے قتل کر دیئے گئے۔ اموال لوٹ لئے گئے۔ اور اگر ترکِ وطن کرنے والے مسلمانوں کی حکایات درست ہیں۔ تو وہ نوجوان عورتیں جو ہجرت میں شامل ہوئی تھیں۔ پٹھانوں کی شہوانی خواہشات کا ترلقمہ بن گئیں۔ اور باقی رہنے والے نہایت سراسیمگی اور پریشانی کی حالت میں ہندوستان واپس آئے۔ اسی طرح احرار نے بھی مسلمانوں کو کثیر نقصان پہنچایا۔ پس جماعت احمدیہ کا ایسی تحریکات کے ساتھ مقابلہ کرنا مولوی صاحب کی ناسمجھی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے انفاس طیبہ کی تاثیرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور انفاس طیبہ کی تاثیرات سے عیسائیت آہستہ آہستہ کمزور ہو رہی ہے۔ چنانچہ روس میں عیسائیت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اور جرمنی میں بھی اس کی روح بالکل مفقود ہو چکی ہے جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں۔ ان کے جھنڈے پر بجائے عیسائیت کے سواسٹیکا کا نشان لہرا رہا ہے۔ تمام یورپ لرزہ براندام ہے۔ اور چاروں طرف سے یہ آواز آ رہی ہے کہ یورپین تہذیب چند دنوں کی مہمان ہے۔ اور اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے کا مصداق ہو کر میدان کارزار کے شعلوں میں بھسم ہو رہی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ مولوی صاحب کے کان میں ابھی تک اہالیانِ یورپ امریکہ کی اس چیخ و پکار کی آواز نہیں پہونچی ہے۔

جرمنی اور روس کا اتحاد

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" ۱۹ مئی ۱۹۴۰ء کی اشاعت میں جے۔ سی۔ پی۔ مارٹن روڈیٹی سابق ممبر کونسل پرتگال کا جو کہ ایک پرتگیز یورپین ہیں۔ ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے۔ "تہذیب یورپ ظلمات میں غرق ہو رہی ہے" اس مضمون میں وُہ لکھتے ہیں۔ جرمنی اور روس میں جو اتحاد ہے اس کو صرف سیاسی اتحاد نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ وہ اتحاد اس سے بہت بڑا ہے۔ یہ اتحاد عیسائیت کے مقابلہ میں ہے۔ اور روسی اخبار کا حوالہ دیتے ہوئے اس نے لکھا ہے کہ "پروودا" کی ۳۰ راگست ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ

جرمنی اور روس آئندہ ان تمام عیسائی اصول کی مخالفت کریں گے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں دونوں حکومتوں پر مخالفانہ اثر انداز ہوں۔ یہ لوگ عیسائی تہذیب کے دشمن ہیں۔ اور عیسائیت کی تباہی کے لئے آپس میں مل گئے ہیں۔ گرجے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کے تقدس کو توڑ دیا گیا ہے۔ راستوں پر جو صلیبیں لگائی گئی تھیں۔ وہ سب توڑ دی گئی ہیں۔ اور ان کو پاؤں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ اور عیسائی بزرگوں کی قبروں کو گرا دیا گیا۔ پادریوں کو جسمانی عذاب دے کر گولی سے اڑا دیا جاتا ہے۔ پولینڈ کے علاقہ میں ۳۰۷۶ پادریوں کو جلاوطن کر دیا گیا۔ پولینڈ خواہ نازیوں کے ماتحت ہو یا روسیوں کے۔ اس میں سے عیسائیت کو اڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جرمنی میں بھی عیسائیت کو حکومت کے خلاف ایک سازش سمجھا جاتا ہے۔

یورپ میں بلحاظ مذہب خلا پیدا ہو چکا ہے

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یورپ میں اب عیسائیت نہیں بلکہ بلحاظ مذہب یورپ میں خلا پیدا ہو چکا ہے۔ اور چونکہ خلا محال ہے۔ اس واسطے ہمیں امید ہے۔ کہ عیسائیت کے دور کے بعد جو لامذہبیت اور دہریت کا دور شروع ہوا ہے۔ وہ چند سالوں میں ختم ہو کر سچے مذہب کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مواقع پیدا کئے جانے والے ہیں۔ اور انگلستان اور اسلامی ریاستوں کو اللہ تعالےٰ مجبور کر رہا ہے۔ کہ وہ ملکر لامذہبیت کا مقابلہ کریں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انگریز اور دیگر اقوام جو انگریزوں کے ساتھ متعلق ہیں۔ اسلام کے متعلق اپنا زاویہ نگاہ بدلنے پر مجبور ہو جائینگی

اسلام کی فتح اور عیسائیت کا اضمحلال

پس ہمیں اسلام کی فتح اور عیسائیت کا اضمحلال صاف طور پر نظر آ رہا ہے۔ اور انہی واقعات کے پیش نظر جماعت احمدیہ نے تمام مذہبی ممالک میں مبلغین و مجاہدین کا ایک جال بچھا دیا ہے۔ تاکہ یورپ کے باشندے العطش العطش کرتے ہوئے جب اسلام کی طرف دوڑیں تو اسلام کے سمجھنے کے لئے کافی مواد ہر ایک زبان میں پہلے سے موجود ہو۔

وفات مسیحؑ کی دو دھاری تلوار

قرآن شریف میں آتا ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ۔ کہ جو چیز دلیل سے ٹوٹ جائے وہی صحیح معنوں میں ٹوٹی ہوئی قرار دی جا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ مذاہب عالم کو تلوار سے فتح کرنے کا نہیں تھا۔ بلکہ دلائل اور روحانیت کا غلبہ مراد تھا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حیات مسیح کے عقیدہ کی تردید کر کے وفات مسیح کی ایسی دو دھاری تلوار چلائی۔ کہ وہ ایک ہی وقت میں مولویوں اور پادریوں دونوں کے سر پر برابر پڑی رشاید اسی واسطے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح دوسرے غلط عقائد کی تردید کی۔ اور روحانی رنگ میں یہ ظاہر کیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح سے اس قدر بلند شان رکھتے ہیں۔ کہ ان کا غلام بھی مسیح سے بڑھ سکتا ہے۔ جیسے فرمایا ہے

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

تبلیغی مشنوں کا قیام

پھر عملی رنگ میں ایسی جگہ مشن قائم کئے۔ جہاں قرون اولےٰ کے مسلمان مبلغین بھی نہیں پہونچے تھے۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا۔ اس وقت کوئی ایک مشن بھی عیسائی ممالک میں نہ تھا۔ لیکن اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے آپکی جماعت کے تمام عیسائی ممالک میں مشن موجود ہیں۔ اور ہزارہا لوگوں نے عیسائیت کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔

کسر صلیب مسیح موعود کی دعاؤں سے ہوگی

حدیث میں آیا ہے مسیح کسر صلیب کریگا اور یہ کسر صلیب مسیح کی دعاؤں سے ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے مخفی رنگ میں یورپ میں حالات جس طرح بدل رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہیں۔ روس سارے کا سارا عیسائی تھا۔ اب دہریہ ہو چکا ہے۔ اب آپ کہیں گے کہ دہریت عیسائیت سے بھی بدتر ہے۔ لیکن یہ اسلامی تبلیغ کے نقطہ نگاہ سے غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی تختی عیسائیت کے بد اثرات اور داغوں سے صاف ہو چکی ہے۔ اور خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جو محال ہے۔ ۲۰۰ کروڑ جرمنوں نے عیسائیت کو چھوڑ کر سواستیکا کا جھنڈا لہرایا ہے۔ اور جرمنوں میں یہ رَو بڑے زور سے چل رہی ہے۔ کہ وہی پرانا مذہب جو عیسائی ہونے سے پہلے تھا اختیار کرنا چاہیئے۔

ہمیں حیرت ہے کہ عیسائیت اور یورپ کا جو حال آج ہو رہا ہے۔ اور جس مصیبت میں آج عیسائیت مبتلا ہے۔ مولوی صاحب کو اس کا کیوں علم نہیں۔

مولوی صاحب یہ نہیں سمجھتے کہ عیسائیت جس کا مرکز یورپ ہے اس طرح پگھل رہی ہے جس طرح لوہا بھٹی میں پگھلتا ہے۔ اور عیسائیت کے ساتھ یورپین تہذیب بھی تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ یہ مسلمانوں کی اپنی غلطی ہوگی۔ اگر وہ اہل یورپ کو تبلیغ کر کے مسلمان نہ کریں۔ کسر صلیب کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ عیسائی مذہب اڑ جائے۔ یہ نہیں کہ وہ سارے کے سارے مسلمان ہو جائیں۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض قومیں ان میں سے مسلمان ہو جائیں گی۔ اور بعض تباہ ہو جائینگی جیسا کہ فرمایا قلنا یا ذا القرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیھم حسنا (الکہف) اس سے ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ ایمان لے آئیں گے ان کو اللہ تعالےٰ بچا لیگا۔ اور جو ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کا حساب اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہوگا۔

اسی طرح قرآن شریف میں آتا ہے ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ کہ عذاب کے لئے اتمام حجت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ اتمام حجت چونکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو چکا ہے۔ اس لئے اس وقت جو تباہی ان پر آ رہی ہے۔ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق اس کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ جو کاسر صلیب ہیں۔

منطقی اصطلاحات کا استعمال

اس دفعہ مولوی صاحب نے اپنے مضمون میں منطقی اصطلاحوں کا بھی استعمال کیا ہے اس سے میرا خیال بچپن کے بعض واقعات کی طرف چلا گیا۔ جبکہ ہم لوگ شکار کھیلا کرتے تھے۔ جب شکار شکاری کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر تھک جاتا تھا۔ یا مجروح ہو جاتا تھا۔ تو وہ عام طور پر جھاڑیوں یا بلوں میں گھس کر پناہ لینے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن شکاری اس سے گھبراتے نہیں تھے۔ اور نہ جھاڑیاں اس کو ان کی ہلاکت سے بچا سکتی تھیں۔ بعینہٖ یہی حالت مولوی صاحب کی ہے۔ جب مولوی صاحب دلائل سے عاجز آ گئے۔ تو انہوں نے منطقی اصطلاحات میں اپنے آپکو چھپانے کی کوشش شروع کر دی۔ مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نصرت و کامیابی رسول کی سچائی کی بہت بڑی دلیل ہوتی ہے۔ اور اس دلیل کو قرآن شریف نے بیان کیا ہے۔ اگر اس میں کوئی سقم ہے۔ یا اس پر نقض اجمالی پڑتا ہے۔ تو آپ کا یہ نقض اجمالی مجھ پر نہیں بلکہ قرآن شریف پر پڑتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون۔ کہ ہمارے رسولوں کے متعلق یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی نصرت کرے گا۔ اور ہماری جماعت یعنی جماعت اسلامیہ ہمیشہ اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔ یعنے حزب اللہ اللہ تعالےٰ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے

اس کے مقابلہ میں اس قسم کے ارشادات بھی قرآن شریف میں بکثرت موجود ہیں۔ کہ جھوٹا کامیاب نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ انہ لا یفلح الظالمون کہ مفتری علی اللہ اور سچے نبی کی مخالفت اور اس کا کفر کرنے والے کامیابی کا منہ نہیں دیکھتے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ وما دعاء الکافرین الا فی ضلال کہ کفار کی دعا بھی کارآمد نہیں ہوتی۔ جیسے ان کی دوسری کوشش ناکام رہتی ہے۔ اسی طرح ان کی دعائیں بھی ناکام رہتی ہیں اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتیں اسی طرح قرآن شریف میں آتا ہے۔ قل یٰقوم اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون۔ من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم کہ کفار کو چیلنج دیدو کہ جو کچھ تم ہمارے خلاف کر سکتے ہو کر و۔ اور تم ہمارے خلاف اپنا پورا زور لگاؤ اور اپنے سارے ذرائع استعمال کرو۔ ہم بھی تمہارے مقابلہ میں جو مناسب ہوگا کرینگے

عنقریب تم کو علم ہو جائے گا۔ کہ ہم دونوں میں سے کس پر ذلیل کرنے والا عذاب نازل ہوتا ہے۔ پھر آتا ہے وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا کہ تمام کوششیں جو مخالف ہمارے خلاف کر رہے ہیں۔ ان کو ہم هَبَآءً مَّنْثُوْرًا کی طرح کر دیں گے۔ اور وہ ایسے بیضرر دھوئیں کی طرح ہو جائیں گی جس کو ہوا اڑا کر لے جاتی ہے۔ اور نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ ان آیات کے مطابق کثرت سے احادیث میں بھی احکام آئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مولوی صاحب کو ایک مامور من اللہ کی کامیابی اس لئے مشتبہ نظر آ رہی ہے کہ بعض اور لوگوں کو اپنے اپنے رنگ میں کامیابیاں ہوئیں۔ حالانکہ تھوڑی بہت کامیابی جو ان کو ہوتی ہے۔ وہ جزوی رنگ کی ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ ان کی جزوی فوقیت ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کے ماموروں اور مرسلوں کے مقابلہ میں نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ ہرقل نے ابوسفیان سے سوال کیا ایزیدون او ینقصون کہ مسلمان روزانہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں اس کا جواب انہوں نے یہ دیا۔ کہ بڑھ رہے ہیں۔ اس سے ایک عیسائی بادشاہ نو اس نتیجہ پر پہونچتا ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔ اور اس کے اس فیصلہ کو معتبر حدیثوں میں بار بار دلائل نبوت میں درج کیا جاتا ہے۔ لیکن مولوی صاحب ان تمام آیات۔ اور قرآن کریم کی ایک خاص تعلیم کو اور ارشادات نبویؐ کو چھوڑ کر عیسائیت کی ہندوستان میں کامیابی کو پیش کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے۔ کہ جماعت احمدیہ روزانہ بڑھ رہی ہے۔ اور ہمارے مدمقابل افراد نسبتاً کم ہو رہے ہیں۔ جب ابوسفیان نے یزیدون کہا تھا اس وقت مسلمانوں کی تعداد نہ مشرکین مکہ سے زیادہ تھی۔ نہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیکن باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی تعداد کم تھی۔ چونکہ وہ روزانہ زیادہ ہو رہے تھے۔ اس لئے ہرقل کے نزدیک یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دلیل تھی۔ جس کی تصدیق بعد میں ہر زمانہ کے مسلمانوں نے کی ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے

کہ ایک شخص اپنے دعویٰ کے ابتدا میں ہی اس نہایت خطرناک اور کڑے معیار کو اپنی صداقت میں پیش کرتا ہے۔ اور اس کے ابتدائی الہامات میں سے یہ ہیں کہ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ۔ یعنی اللہ تعالےٰ تیری تمام ضروریات کو پوری کرے گا۔ چنانچہ پچاس سال ہو رہے ہیں۔ کہ اس کی تمام ضروریات خدا تعالےٰ خود پورا کر رہا ہے اس کے بعد اس نے اس بات کا اعلان کیا کہ مسلمانوں کی کثیر جماعت میرے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ چنانچہ الہامات الہیہ میں ۔ یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ اگر آپ کی فتوحات محض مالی ہوتیں اور اعوان و انصار کی تعداد نہ بڑھتی۔ یا اعوان و انصار کی تعداد تو بڑھتی لیکن مالی ترقی نہ ہوتی۔ تو ہر دو صورتوں میں کام ادھورا رہ جاتا۔ لیکن یہاں خدا نے جیسے اعوان و انصار دئیے ویسے ہی مالی ترقی دی۔ اور پھر ان انصار و اعوان میں وفاداری کا وہ مادہ ہے جس پر عام مسلمانوں کو رشک آتا ہے تیسرا نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ قرار دیا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اولاد دے گا۔ جو صحیح رنگ میں میری جانشین ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایسی اولاد دی۔ یہ امر زیر بحث نہیں ہے۔ کہ آپ لوگوں کی نظر میں وہ اولاد کیسی ہے۔ آپ مجھے مولوی محمد علی صاحب۔ اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا حوالہ دیتے ہیں۔ کیا ہم حضرت عمرؓ کے متعلق شیعوں کی روایات اور عیسائیوں کی آراء پر انحصار کر سکتے ہیں۔ یوں تو آپ لوگوں کو بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی پر بھی ہزارہا اعتراضات ہیں۔ مگر اس وقت یہ بات زیر بحث نہیں۔ کہ دشمن آپ کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ آپ صحیح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین ہیں یا نہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ میری اولاد میں سے ایک خلیفہ ہوگا جس میں حضرت عمرؓ کا رنگ ہوگا۔ آیا وہ بات پوری ہوئی ہے یا نہیں۔ اس ابتدائی زمانہ میں اولاد کے متعلق پیشگوئی پر جو اعتراضات کئے گئے تھے۔ ان میں سے حقیقتاً اب ایک بھی

باقی نہیں رہا۔ رہی یہ بات کہ جھوٹ بول کر کسی شخص کے ذاتی کیریکٹر پر حملہ کرنا یہ تو جھوٹے ہمیشہ سے کرتے چلے آتے ہیں۔ آریہ اور عیسائی لوگ جو اسلامی اکابرین پر حملے کرتے ہیں۔ جب آپ ان کو جواب دے لیں گے۔ تو ہم بھی آپ کو اس کا جواب دیدیں گے۔ آریوں اور عیسائیوں نے تو حضرت اورنگ زیب سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک جتنے بڑے بڑے بادشاہ یا ائمہ ہوئے ہیں کسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ یہ اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ نعوذ باللہ ان کا کیریکٹر کمزور تھا۔ یا وہ ڈاکو۔ چور اور زانی تھے بلکہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلامی تعلیم پر تو یہ لوگ کوئی اعتراض نہیں کر سکے۔ اور نہ اس پر ان کا ہاتھ پڑتا ہے۔ اب سوائے الزام زانی کے ان کے ہاتھوں میں اور کوئی بات نہیں رہی جس سے وہ اپنے دلوں کو خوش کر کے تسلی دے لیں۔ اور آپ جب اس قسم کے اشارے کرتے ہیں۔ تو آپ دیکھ لیں۔ کہ آپ کونسی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ میں مہدی ہوں اور مسلمانوں میں جو غلط عقائد رائج ہو چکے ہیں میرے ذریعہ ان کی اصلاح ہو گی۔ اسی ضمن میں حیاتِ مسیح کا مسئلہ ہے۔ جس کے ماننے سے ایک طرف آپ لوگ مشرک ہو رہے تھے۔ اور دوسری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کر رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس گندے عقیدہ کی اصلاح کی۔ جہاد کی اصلاح کی۔ جس کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ قرآن کا حکم ہے۔ کہ کسی کافر کو قتل کرنا۔ اس کا مال لوٹ لینا اور اس کے بیوی بچوں پر قبضہ کرنا نہ صرف جائز۔ بلکہ ثواب کی بات ہے۔ اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ ڈاکو بھی اپنے آپکو غازی کے لقب سے ملقب کر لیتا تھا۔ اس جہاد کے عقیدہ میں ایک خطرناک بات یہ تھی کہ اب مسلمانوں میں یہ سکت تو ہی نہیں تھی کہ کفار سے جہاد کریں اس لئے یہ جذبہ اور جھوٹی تعلیم مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور ہلاک کرنے کے لئے استعمال کی جا رہی تھی اس کے بعد مہدی کے متعلق جو عقیدہ تھا۔ اس کی اصلاح کی۔ مسلمانوں نے یہ قرار دے لیا تھا کہ مہدی لوگوں کو زبردستی مسلمان کرے گا اور اس کو بھول گئے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی اصل اور صحیح تلوار تو قرآن کریم ہے۔ جس کے متعلق آتا ہے جَاهِدْهُمْ

بِهٖ جِهَادًا کَبِیْرًا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے ہاتھ میں قرآن دیا تھا۔ لیکن بعد کے علماء نے ان کے ہاتھوں سے قرآن چھین لیا۔ اور کہا کہ تم لوہے کی تلواروں سے ساری دنیا کو مسلمان کرو۔ اسی طرح عصمت انبیاءؑ کا مسئلہ ہے۔ وحی و الہام کے اجرا کا مسئلہ ہے۔ قرآن شریف میں ناسخ و منسوخ کا مسئلہ ہے۔ تبلیغ اسلام کا مسئلہ ہے۔ تبلیغ اسلام کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ چنانچہ آپکے مبلغ ایسے علاقوں میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں جن علاقوں کے لوگ اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بھی بکلی طور پر ناواقف تھے۔ یعنی مسلمانوں کی تیرہ سو سال کی جدوجہد کا اثر بھی وہاں نہیں پہنچا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے مامور کی برکت سے اب ایسے ممالک میں بھی مشن قائم ہو گئے اور خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ کی پیشگوئی کے پورے ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ لیکن جن لوگوں میں ایمان کی کمی ہے وہ اس پر ہنسی کرتے ہیں۔ جو منکرین کا پرانا شیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے امور جو میں نے اوپر بیان کئے ہیں۔ انہیں کے سبب سے اہم تبلیغ اسلام میں جماعت احمدیہ کی کامیابی ہے یہ ایک ایسی کامیابی ہے جو کبھی کسی جھوٹے مدعی کو تیرہ سو سال میں حاصل نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق اس زمانہ میں پیشگوئی کی تھی جب آپ کتاب ازالہ اوہام اور فتح اسلام وغیرہ لکھ رہے تھے۔ اور اس زمانہ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض دفعہ چھوٹا سا رسالہ طبع کرانے کیلئے بھی اخراجات میسر نہیں آیا کرتے تھے۔ اور اوائل میں تو بعض کتابیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زیورات اور جائیداد بیچ کر شائع کیں۔ ایک کتاب حضرت اماں جان سے زیور لے کر شائع کی تھی۔ جس کے بعد حضور نے انہیں بڑا باغ دے دیا تھا۔ کیا ایک شخص جس کا اللہ تعالےٰ سے تعلق نہ ہو۔ اور تائید الہٰی کا کبھی اس نے کوئی نظارہ نہ دیکھا ہو۔ اور اس کی حالت یہ ہو کہ ایک رسالہ شائع کرنے کے لئے جائیداد بیچ دے۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی کر سکتا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ اسلام کی ایسی تائید کرے گا۔ کہ تمام ادیان باطلہ کو زک ہوگی۔ اور اس کے تلامذہ اور مریدین با اخلاص اسلام کی تبلیغ کو جو مسلمانوں پر فرض ہے۔ دنیا کے کناروں تک پہونچا دیں گے۔ یقیناً نہیں۔

پس یہ عظیم الشان کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے

عیسائیوں کی ترقی سے غلط استدلال

مولوی صاحب کو یہ مشکل پیش آ رہی ہے کہ عیسائیوں کو ہندوستان میں ترقی حاصل ہو رہی ہے یا خاکساروں کی تعداد احمدیوں سے زیادہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ علمی رنگ میں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ فلاں بات غلط ہے اور فلاں درست ہے لیکن عملی رنگ میں یہ نظارہ ہر وقت ہمارے سامنے رہتا ہے کہ ایک عقیدہ میں عملی رنگ میں صداقت زیادہ ہوتی ہے اور جھوٹ کم ہوتا ہے یا نسبتاً ایک بات تھوڑی سی جھوٹی ہوتی ہے اور دوسری بات زیادہ جھوٹی ہوتی ہے اب جو چیز حق و حقیقت سے زیادہ قریب ہو گی اس کی نصرت اس چیز سے زیادہ ہو گی جو حق و حقیقت سے نسبتاً زیادہ دور ہے۔ چنانچہ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ عیسائیت معہ اپنی تمام غلطیوں کے چوہڑوں اور چماروں اور تری جنوں کے مذہب سے بہتر ہے اس لئے عیسائیوں کو چوہڑوں چماروں اور ہندوؤں پر غلبہ رہے گا۔ چنانچہ اس کے متعلق قرآن شریف میں آتا ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ کہ جن لوگوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی اتباع کی ہے وہ ان لوگوں پر غالب رہیں گے۔ جنہوں نے مسیح علیہ السلام کا انکار کیا اس لحاظ سے عیسائیوں کا غلبہ ہندوؤں یا چوہڑوں یا سکھوں کے مقابلہ میں قرآن شریف کی اس آیت کے مطابق ہے اور اس وقتی اور جزوی کامیابی سے میرے دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے نہ کہ تکذیب۔ لیکن احمدیوں کو عیسائیوں پر ہمیشہ غلبہ رہے گا۔ اسی طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ خاکسار عام مسلمانوں سے بہتر ہیں اس لئے کہ جو لوگ احمدیت کی طرف مائل نہیں۔ وہ مولویوں کے ظلم سے تنگ آ کر خاکسار تحریک میں شامل ہو گئے ہیں خاکسار تحریک میں یہ خوبی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ پر خواہ مخواہ بے جا طور پر حملہ نہیں کرتی۔ لیکن عام مسلمانوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی اس لئے جب علماء میں اور خاکساروں میں مقابلہ ہو گا تو خاکسار غالب رہیں گے۔ اسی طرح سکھوں کو جو کامیابی ہندوؤں کے مقابلہ میں حاصل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ ایک رنگ میں توحید کے قائل ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا کلام سچا ہے اور آپ کے استدلالات اور قیاسات غلط ہیں۔ منطق کا موضوع تو غیر اقوام گفتگو کے لئے تھا مگر آپ باوجود اہلحدیث کہلانے کے قرآن و حدیث کو چھوڑ کر منطق کی طرف جا رہے ہیں۔ قرآن سے بڑھ کر اعلیٰ منطق کوئی نہیں ہے ھذا کتاب ینطق بالحق

دعائے مباہلہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی صاحب نے اسی ضمن میں الحکم کا حوالہ پیش کیا ہے۔ حالانکہ اس حوالہ کا تعلق بھی ۱۸۹۶ء سے ہے پھر یہ حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہیں۔ بلکہ مفتی محمد صادق صاحب کی ایک عبارت ہے مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا کہ

"ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ دار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو طیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو۔ مگر پہلے یہ شائع کرا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہو گا۔ ہم حلفیہ کہہ دیں گے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔ مرزائیو سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر طیار ہے۔ جہاں تم پہلے ایک زمانہ میں صوفی عبد الحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہو گی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو۔ انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے تسکانی نہیں ہو سکتا۔" مولوی صاحب اس تحریر میں صاف لکھتے ہیں کہ "انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔" انجام آتھم میں کس مباہلہ کی دعوت ہے اور انجام آتھم کب شائع ہوا۔ اس پر غور کر کے مولوی صاحب خود ہی بتائیں۔ کہ کیا اس تحریر کا سلسلہ ۱۸۹۶ء سے ملتا ہے یا نہیں پھر انہوں نے کس طرح لکھ دیا۔ کہ "آپ لوگ جو مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کے سلسلہ کو ۱۸۹۶ء سے شروع کر کے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کی دعا کے ساتھ ملاتے ہیں یہ بالکل غلط ہے؟"

مولوی صاحب آپ کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ آپ انجام آتھم کے مباہلہ کی دعوت کا جواب مارچ ۱۹۰۷ء میں دے رہے ہیں۔ اور آپ کی اس تحریر کا جواب مفتی صاحب نے دیا ہے کہ اگر آپ قسم کھائیں گے تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مطالعہ کریں جو حقیقۃ الوحی میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان الہامات کو آپ پڑھ لیں پھر قسم کھائیں۔ کیونکہ مباہلہ یا قسم سے پہلے اتمام حجت کا ہونا ضروری ہے۔ اس تحریر میں جو مفتی محمد صادق صاحب کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ دو شرطیں تھیں مگر آپ نے صرف ایک شرط کا ذکر کر کے جو قسم کی صورت میں تھی مغالطہ دہی سے کام لیا ہے۔ کاش آپ مفتی صاحب کی ساری عبارت نقل کر دیتے۔ یا کم از کم اس ساری عبارت کو پڑھ کر جواب دیتے جو عبارت آپ نے تحریر کی ہے۔ اس کے آگے تین سطریں چھوڑ کر صاف لکھا ہے اور "قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہو گا۔ کہ ہم دو گھنٹے تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں۔ اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے۔ اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے۔ کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے۔ تو جب چاہے وہ آ سکتا ہے" جلد ۱۱ ماخوذ الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء

یہ تحریر اس تحریر کے ساتھ ہے جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے نقل کی ہے اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ "قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے صرف اتمام حجت کے لئے دو گھنٹے دعاوی کے ثبوت پر تقریر ہو گی۔ اور اس کے لئے حقیقۃ الوحی کے انتظار کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حقیقۃ الوحی کی شرط صرف قسم کھانے کی صورت میں تھی۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس قسم کے مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ جو بالمشافہ ہو تو جب چاہیں آ سکتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ "اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے۔ تو جب چاہے وہ آ سکتا ہے۔ الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء

مولوی صاحب کو حقیقۃ الوحی کے انتظار کی ضرورت نہ تھی

اس تحریر کے ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب کو حقیقۃ الوحی کے انتظار کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ وہ ۳۱ مارچ کے بعد یکم اپریل کو ہی آ سکتے تھے مگر مولوی صاحب نے چپ سادھ لی اس کے چند دن بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری فیصلہ کا اشتہار شائع کر دیا۔ اور مولوی صاحب نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ "تمہاری یہ تحریر مجھے منظور نہیں .... اس تحریر نے ثابت کر دیا۔ کہ مولوی صاحب کی پہلی تحریر بھی ایک دھوکہ دہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اتمام حجت کرتے ہوئے اشتہار آخری فیصلہ شائع فرمایا۔ تو اس کے جواب میں مولوی صاحب نے اس وقت کیوں نہ لکھا۔ کہ باوجود وعدہ التواء کے ایک مہینہ پہلے ہی کیوں شائع کر دی گئی؟" مولوی صاحب کا اس وقت ایسا جواب نہ دینا اور اب ایسا لکھنا صاف بتا رہا ہے۔ کہ مولوی صاحب کی یہ ایک مغالطہ دہی ہے

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۶۵ منکہ امۃ البشیر بیگم زوجہ ڈاکٹر عبد المغنی صاحب قوم احمدی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ڈاک خانہ خاص ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت باقاعدہ ماہوار یاسالانہ آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اور نہ ہی میں کسی جائداد غیر منقولہ کی مالک ہوں۔ میری جائداد فقط ایک ہار طلائی مالیتی ۱۸۰/۰ روپے سنگر مشین ۱۵۰/۰ روپے کانٹے طلائی قیمتی ۴۰/۰ روپے ہیں۔ میں اس کل جائیداد مالیتی ۳۷۰/۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ بقدر مبلغ ۳۷/۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ عالیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ میری جو جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقم میں داخل خزانہ کردوں وہ کل رقم واجب وصیت سے منہا کردی جائے گی۔ میں اپنا مہر اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ ربنا توفنا مع الابرار والسلام ۲۲/۱/۴۱ العبد امۃ البشیر بیگم زوجہ ڈاکٹر عبد المغنی صاحب احمدی انبالہ شہر گواہ شد عبد المغنی سب اسسٹنٹ سرجن انبالہ شہر بحروف انگریزی گواہ شد عبد الغنی احمدی بقلم خود خسر موصیہ انبالہ شہر

نمبر ۵۷۶۴ منکہ جنت بی بی زوجہ چوہدری غلام حسین صاحب قوم لودھرا ساکن چک ۹۸ شمالی سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۲/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) مہر مبلغ ڈھائی صد روپیہ جس کی ادائیگی میرے لڑکے مولوی محمد یار صاحب کے ذمہ ہے۔ (۲) نقد مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ اس کے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا جنت بی بی موصیہ گواہ شد محمد یار عارف راقم الحروف پسر موصیہ

گواہ شد (مولوی) نور احمد بقلم خود کلرک بیت المال نوٹ:۔ والدہ صاحبہ کا حصہ جائداد ادا کرنے کا میں ہر طرح ذمہ وار ہوں۔ خاکسار محمد یار عارف کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان

نمبر ۵۷۶۰ منکہ حافظ قدرت اللہ ولد مولوی محمد عبد اللہ صاحب قوم ریحان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ یکم ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اسوقت میری ماہوار آمد (بطور الاؤنس گزارہ) پندرہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد موصی حافظ قدرت اللہ عفی عنہ مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید گواہ شد محمد عبد اللہ بوتالوی والد موصی بقلم خود محلہ دار البرکات گواہ شد عبد الرحمان انور بقلم خود برادر موصی۔

نمبر ۵۷۵۹ منکہ نذیر احمد ناصر ولد میاں اللہ دتا خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن عہدی پور ڈاک خانہ بدوملی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب خدا کے فضل وکرم سے بقید حیات ہیں۔ لہذا میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری تنخواہ اس وقت چالیس روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ کمی وبیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ میں دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ خواہ وہ منقولہ ہو۔ یا غیر منقولہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو مزاحمت کا کوئی حق نہ ہوگا۔ العبد نذیر احمد ناصر کلرک پی ڈبلیو ڈی سنٹرل ڈیرہ دون گواہ شد محمد بشیر احمد احمدی عفی عنہ بقلم خود سکرٹری مال انجمن احمدیہ ڈیرہ دون گواہ شد عبد الحی احمدی موصی محلہ دار البرکات قادیان۔

نمبر ۵۷۵۸ منکہ محمد علی ریٹائرڈ مدرس ولد میاں نظام دین قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن رتہ دیوان ڈاک خانہ سکھترہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائداد غیر منقولہ ایک سکنی مکان واقعہ محلہ دار الفضل ہے۔ جو ایک بیٹھک ایک کمرہ ایک کوٹھری اور ایک برآمدہ وصحن پر مشتمل ہے۔ اور جس کی مالیت اندازاً آٹھ صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ اور میری آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں۔ میں اپنی دو لڑکیوں کے پاس رہ کر گزارہ کرتا ہوں۔ میرے ذمہ اسوقت تین صد روپیہ اس جائداد مکان کی کفالت پر قرضہ حسنہ ہے۔ جو میں نے ادا کرنا ہے۔ بعد منہائی قرضہ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں اس بقایا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یعنی بقیہ پانصد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو میری وفات کے بعد قابل ادائیگی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل کردوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا ہو جائے گی۔ میری وصیت کی ادائیگی کی ذمہ وار میری دو لڑکیاں ہوں گی جو میری جائداد کی وارث ہیں۔ فقط بقلم محمد نصر اللہ العبد محمد علی ریٹائرڈ مدرس دار الفضل قادیان۔ گواہ شد قاضی غلام نبی دار الرحمت گواہ شد محمد نصر اللہ پنشنر دار الفضل قادیان۔

نمبر ۵۷۷۳ منکہ شمس الدین حفیظ ولد مولوی محمد یاسین صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن خلیشادہ ڈاکخانہ نبواری نگر ضلع پٹنہ صوبہ بنگال حال کلکتہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار اسوقت تک بقید حیات ہیں۔ میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ اور میری ماہوار آمد مبلغ ستر روپے ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد میری جسقدر منقولہ وغیر منقولہ جائداد ثابت ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری آمد میں اگر کوئی کمی وبیشی ہو تو اس کی اطلاع بھی میں انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو کرونگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم والسلام العبد شمس الدین حفیظ بحروف انگریزی معرفت مولوی محمد یاسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس موضع خلیشادہ گواہ شد سید اعجاز احمد بقلم خود مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گواہ شد ابوالہاشم خان چوہدری قادیان۔

نمبر ۵۷۷۴ منکہ عزیزہ بیگم زوجہ حسن خان قوم حجانہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال ٹھلک سٹیشن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے زیور قیمتی ۱۵۰/۰ روپے کے میرے پاس موجود ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) چوڑیاں طلائی قیمتی ۸۰/۰ روپے کانٹے طلائی قیمتی ۴۰/۰ روپے انگوٹھی طلائی ۲۰/۰ لچھے نقرئی قیمتی ۱۰/۰ روپے کل ۱۵۰/۰ روپے اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ ۴۰۰/۰ روپے ہے۔ جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں مذکورہ بالا جائداد قیمتی ۵۵۰/۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ اپنی زندگی میں کردوں گی۔ ہاں اگر میری وفات کے بعد اگر کوئی اور میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ عزیزہ بیگم بقلم خود گواہ شد حسن خان حجانہ خاوند موصیہ گواہ شد اسد اللہ خان سکنہ سونمیانی ضلع ڈیرہ غازیخان گواہ شد مستری فیروز الدین بقلم خود قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۱۵ جنوری - جاپان کے وزیر جنگ نے ایک درجن ریٹائرڈ جاپانی جرنیلوں کی ایک گول میز کانفرنس بلانے کا اعلان کیا ہے جس میں جاپان کی ہنگامی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ کانفرنس میں فوجی سٹاف کا افسر اعلیٰ - وزیر انصاف نائب وزیر جنگ اور فوجی معاملات کے محکمہ کا افسر اعلیٰ بھی شامل ہوگا جاپان کے اخبارات اس کانفرنس کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ جنوری - یورپ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کا جنوبی جزیرہ سسلی اب عملی طور پر جرمن علاقہ بنا ہوا ہے۔ اس جزیرہ میں زبردست جرمن فوجیں ہوا باز اور دیگر جمع ہیں - اٹلی پہلے جرمنی کی امداد نہیں لینا چاہتا تھا۔ لیکن آخر اسے مدد کے لئے درخواست کرنی ہی پڑی - کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک اٹلی نے جو قیمت ادا کی ہے وہ سسلی کا جزیرہ اور شمال کی بندرگاہ ٹرلیٹ ہے

لنڈن ۱۵ جنوری - ہند چینی کی گورنمنٹ نے سیام کے سفیر مقیم ہنوئی کی معرفت سیام گورنمنٹ سے عارضی صلح کی درخواست کی ہے اور کہا ہے کہ ہند چینی سیام کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔

وردھا ۱۵ جنوری مسٹر ونوبا بھاوے جنہوں نے سول نافرمانی کا آغاز کیا تھا ناگپور سنٹرل جیل سے رہا ہو گئے - اب ۱۹ جنوری کو وہ پھر وردھا میں ستیہ گرہ کریں گے

ٹوکیو ۱۵ جنوری جنوب مشرقی ایشیا کی قوموں کی آزادی کے لئے ایک لیگ قائم کی گئی ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ وہ گوری نسل کے فاتحوں سے جنوب مشرقی ایشیا کے ۵ کروڑ لوگوں کو نجات دلائے گی۔ اس لیگ کا ایک عظیم الشان اجلاس ۲۴ جنوری کو ٹوکیو میں ہوگا۔

لنڈن ۱۵ جنوری - ہند چینی اور ڈچ ایسٹ انڈیز کے متعلق جاپان کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے ڈومے ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ ہند چینی میں جاپان کی کوششوں میں روڑا اٹکا رہا ہے اور امریکہ پس پردہ برطانیہ کی مدد کر رہا ہے امریکہ اور برطانیہ کے اتحاد کا مقصد جاپان کے ارادوں کو ناکام بنانا ہے اور یہ دونوں ملک ہند چینی کو وشی گورنمنٹ سے الگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - مگر جاپان اسے کبھی برداشت نہیں کرے گا

کراچی ۱۵ جنوری - گاندھی جی نے ڈاکٹر چوتھ رام گڈوانی پریذیڈنٹ سندھ پراونشل کانگرس کمیٹی سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ ہر ایک ستیہ گرہی اپنی سزا پوری کرنے کے بعد ستیہ گرہ کرے گا۔ اور کہا کہ یہ جدوجہد طویل اور سخت ہوگی۔

لاہور ۱۵ جنوری - سول حکام ۲۲ جنوری بدھ وار کو سات بجے رات سے ۸ بجے رات تک شہر میں بلیک آؤٹ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ بلیک آؤٹ میں ہوائی جہاز آئیں گے - اور مصنوعی طور پر ہوائی حملہ کا تجربہ کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۵ جنوری بی بی سی نے اعلان کیا ہے کہ سسلی اور شمالی افریقہ کے درمیان جہازی قافلوں پر جرمنی اور اٹلی کے ہوائی جہازوں اور تارپیڈو کشتیوں نے حملے کئے دو اطالوی جنگی ہوائی جہازوں نے بھی حملہ کیا جن کا تعاقب کیا گیا اور وہ تباہ کر دیئے گئے - تھوڑی دیر بعد دو تارپیڈو کشتیوں نے حملہ کیا اور انہیں بھی تباہ کر دیا گیا اس کے فوراً بعد جرمن بمباروں نے بہت نیچے آکر حملہ کیا - برطانوی بیڑے پر یہ حملہ اتنا زبردست تھا کہ اس سے پہلے ایسا حملہ کبھی نہیں ہوا۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری - معلوم ہوا ہے سر بی این راؤ جج کلکتہ ہائیکورٹ کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ ہوا ہے جو ہندو لاء کی روشنی میں ہندو عورتوں کے حقوق وراثت کے سوال پر غور کرے گی۔

لنڈن ۱۶ جنوری - آج برطانیہ کے جہازوں کے وزیر نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے بتایا کہ برطانیہ اٹلی پر کیوں زور سے حملے کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ بحیرہ روم میں بڑے زور سے حملے کئے جائیں کیونکہ دشمن کی طاقت اس جگہ بہت کمزور ہے۔ اس دوران میں گو جرمنی پر کوئی بڑا حملہ نہ کیا جا سکے گا۔ لیکن ہوائی اور بحری حملے جاری رہیں گے اور اس کی ناکہ بندی بھی بدستور قائم رہے گی ہمیں یقین ہے کہ ہم یہ لڑائی جیت کر رہیں گے کیونکہ اطالوی سپاہی ایک تو لڑنے کی اعلیٰ قابلیت نہیں رکھتے دوسرے اٹلی کی اقتصادی حالت بہت خراب ہو رہی ہے

لنڈن ۱۶ جنوری - انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات جرمنی اور اٹلی پر پھر حملے کئے - آج ایک اطالوی اعلان میں اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ سسلی میں کٹانیا کے ہوائی اڈے پر حملہ ہوا - اس سے قبل اتوار کی رات کو بھی کٹانیا پر بم برسائے جا چکے ہیں اطالوی کے جو جہاز زمین پر کھڑے تھے ان میں سے نو بموں کا نشانہ بن گئے۔

لنڈن ۱۶ جنوری - اتوار کے بعد جرمن جہازوں نے کل پہلی مرتبہ لنڈن پر حملہ کیا اور آگ لگانے والے گولے برسائے جن سے کئی جگہ آگ لگ گئی لیکن آگ پر فوراً قابو پا لیا گیا - مشرقی کنارے کے شہروں اور مڈلینڈ پر بھی بم گرائے گئے لیکن بہت کم لوگ زخمی یا ہلاک ہوئے مالی نقصان بھی بہت کم ہوا۔

قاہرہ ۱۶ جنوری - آج ترکی کے اخبار "جمہوریت" نے جرمنی سے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر اس نے بلغاریہ میں کوئی کارروائی کی تو سارے بلقان میں بدامنی پھیل جائے گی - اور ترکی کی غیر جانب داری پر بھی اثر پڑے گا۔

لنڈن ۱۶ جنوری - روسی گورنمنٹ نے دو دن ہوئے اعلان کیا تھا کہ اسے معلوم نہیں جرمن فوجیں بلغاریہ بھیجی گئی ہیں یا نہیں - کل ماسکو ریڈیو نے اس اعلان کو پھر دہرایا اور ساتھ ہی جرمن ریڈیو نے کہا کہ روس نے جو باتیں کہی ہیں - وہ بالکل ٹھیک ہیں لیکن بلغاریہ سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ سینکڑوں جرمن سیاحوں اور بیوپاریوں کے بھیس میں وہاں پہنچ رہے ہیں اور بلغاریہ کے لوگوں میں گھبراہٹ پیدا ہو رہی ہے بلغاریہ کے وزیر نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بلغاریہ کو ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے - ہو سکتا ہے کہ ہم خطرہ سے بچ جائیں - لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سے بچنے کے لئے طاقت استعمال کرنی پڑے گی۔

لاہور ۱۶ جنوری - سر جوگندر سنگھ اور دوسرے سکھ لیڈروں نے اتوار کو لاہور میں سکھوں کا ایک جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے جس میں یہ اعلان کیا جائے گا کہ جو سکھ فوج میں بھرتی ہونے کے قابل ہیں وہ فوراً بھرتی ہو جائیں ایک وفد اس بارے میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے بھی ملنے والا ہے۔

دہلی ۱۶ جنوری - بہار گورنمنٹ نے تجویز کیا ہے کہ مڈل سکولوں میں لڑکوں کو ایسی تعلیم دی جایا کرے جو بعد میں ان کے لئے فوجی بھرتی میں سہولت پیدا کرے۔ اس تجویز کے مطابق اب لڑکوں کو ایسی فزیکل ٹریننگ دی جائے گی کہ بعد میں وہ آسانی کے ساتھ ملٹری سکولوں میں داخل ہو سکیں گے

لنڈن ۱۶ جنوری - مشرقی ایشیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے میں جاپانیوں کو جو ناکامی ہوئی ہے اس پر جاپان کے اخبارات بے چینی کا اظہار کر رہے ہیں - ایک اخبار لکھتا ہے کہ سنگاپور اور ہانگ کانگ کا انتظام اور زیادہ پختہ ہو گیا ہے - دوسرا اخبار لکھتا ہے کہ جاپان کے چاروں طرف برطانیہ اور امریکہ کا اثر پھیلا ہوا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی